نام

افضل مرآد

فیصل پبلشرز کوئٹہ پاکستان

اہتمام : ------

اشاعت اوّل : ۲۰۲۲

ٹائٹل : ------

کمپوزنگ : ------

مطبع : ------

ناشر : ------

قیمت : ۵۰۰ روپے

انتساب

✻

روٹھے رہتے ہو
این آر او کے خدشے میں
گلتے رہتے ہو

✻

نعرے اور وعدے
میری بستی میں ارزاں
پورے اور آدھے

✻

اچھے اور برے
وقت آنے پر بنتے ہیں
سارے بے سرے

*

کچھ لوگوں کے ہاتھ
میرے کوہ و بیاباں کو
دے جاتے ہیں مات

*

کاری ضربیں ہیں
غربت کی لکیروں تک
جاری ضربیں ہیں

*

موڑ نہیں سکتے
ظالم ترا گریباں ہم
چھوڑ نہیں سکتے

*

نئی ریاضت کی
میرے شہر میں ممنوع ہے
بات سیاست کی

*

تنہا رہتا ہوں
روز بریکنگ نیوز کے ساتھ
صدمے سہتا ہوں

*

غم کی شنوائی
خوشیوں کی دشمن بن کر
راز کی مہنگائی

*

کیسی پسپائی
میرے خیمہ بستی میں
ہر سو دانائی

*

چاک گریباں ہے
اونچے شملے والا اک
میرا درباں ہے

*

آؤ مل جائیں
ایک نئے منظر کے لئے
خود میں سل جائیں

*

آوازوں کے بیچ
اپنا رستہ کھو بیٹھے
اندازوں کے بیچ

*

بہت غریبی ہے
آج امیر شہر کے پاس
صرف گریبی ہے

*

چھوڑ کے آ جاؤ
کہنہ رسم و روا جوں
توڑ کے آ جاؤ

*

نیند اڑاتی ہیں
لڑنے مرنے کی ساری
خبریں آتی ہیں

*

قبلہ بتلاؤ
کون ہے دشمن کون ہے دوست
یہ تو سمجھاؤ

*

خدا کے حق میں
زبان بندی مگر ہر اک ہے
ہوا کے حق میں

*

مت ہو بیگانہ
سو بوسے تک جائے گا
تیرا جرمانہ

*

مہکاؤ خود کو
تنہائی کے پردے میں
بہلاؤ خود کو

*

راج کرے سرکار
کچھ تو بے بس لوگوں سے
لاج کرے سرکار

*

ہونٹوں کی نرمی
گالوں کو سہلاتی ہے
لے کر ایک نمی

*

سب مایہ دیکھا
تنہا ویراں خیمے میں
اک سایہ دیکھا

*

میرے ساتھ ہو تم
اب میں خود کو پالوں گا
وہ سوغا ہو تم

*

بولتی رہتی ہو
پھر اس شعبدہ بازی پر
سوچتی رہتی ہو

*

اللہ معاف کرے
شہر کے جھوٹے لوگوں کا
قصہ صاف کرے

*

تڑپاتی ہو تم
اک سائے میں رہ کر بھی
بہلاتی ہو تم

*

کوئی تو آئے
وقت کی کیا مرضی ہے اب
مجھ کو سمجھائے

*

منظر ایک سا ہے
کچھ کردار بدلتے ہیں
اندر ایک سا ہے

*

پتے سوکھ گئے
پھول اور خوشبو روٹھے تو
منظر روٹھ گئے

*

خدشہ رہتا ہے
مجھ سے دل نہ بھر جائے
دھڑکا رہتا ہے

*

زلفِ یار ساتھ
رنگ اور خوشبو ملتے ہیں
اک انکار کے ساتھ

*

کوئی راز نہیں
رستہ تیری فرقت میں
ٹوٹا ساز نہیں

*

سارے دکھ سہنا
ظلم و جبر کے قصے میں
بولتے ہی رہنا

*

بولنا مشکل ہے
دل کا آخری فیصلے تک
سوچنا مشکل ہے

*

جیسے سپنوں میں
میں نے خود کو چھوڑ دیا
تنہا رستوں میں

*

جب احساس ہوا
تجھ سے دوری کر لی اور
اپنے پاس ہوا

*

آؤ سو جائیں
خوابوں کی اک بستی میں
تیرا ہو جائیں

*

رات گئے آنا
ان اندھیرے رستوں میں
بس پھر کھو جانا

*

دل کو سمجھانا
اس چھوٹی سی حیاتی میں
مشکل ہے جانا

*

خود سے وعدہ ہے
تیرے پاس نہیں آنا ہے
یہی ارادہ ہے

*

قابو میں رہنا
اب تو آساں لگتا ہے
جادو میں رہنا

*

دل کا ہمسایہ
روز یہ پوچھنے آتا ہے
تم نے کیا پایا

*

روک لیا مجھ کو
اپنی چاہ کے رستے میں
ٹوک لیا مجھ کو

*

روز اک دلیل ہے
میرے اُس کے درمیاں
فاصلہ قلیل ہے

*

آرزو نہیں
تیرے قرب سے ادھر
جستجو نہیں

*

قابو میں رہنا
لیکن اچھا لگتا ہے
جادو میں رہنا

*

مجھ سے ملتی ہو
جینے کے معنی لے کر
خود میں بستی ہو

*

پھول اور تتلی کا
ایک ازل کا رشتہ ہے
میرا سجنی کا

*

سکھ کا قریہ ہے
تیری جھیل سی آنکھوں میں
میرا نقشہ ہے

*

بس اتنا درکار
میری باہوں میں آ جاؤ
بن جائے سرکار

*

خود سے لڑتا ہوں
تو چاہے نا چاہے پر
تجھ سے اڑتا ہوں

*

لے کر آس آنا
جب بھی کوئی موڑ آئے
میرے پاس آنا

*

کتنے جھوٹے لوگ
مجھ سے ملنے آتے ہیں
بن کر سچے لوگ

*

میں اک خبطی ہوں
لیکن تیری چاہت میں
کب سے ضبطی ہوں

*

رنگوں کی مالا
دیکھوں ترا سراپا تو
مہکے اجالا

*

تھرکیمور آئے
اپنے رنگ سے مہکاتے
ریتیلے رستے

*

سرگوشی کب تھی
دھیان میں تیری باتوں میں
خاموشی کب تھی

*

کہساروں کے پاس
دل کی خیمہ بستی میں
بستی میری آس

*

ترے اشاروں نے
مجھ کو تنہا چھوڑ دیا
میرے یاروں نے

*

قطرہ شبنم کا
شعلہ بن کر ہونٹوں سے
مجھ میں آ دھمکا

*

آئسولیشن میں
تیرے لمس کی آہٹ کو
رکھوں دھڑکن میں

*

کیسے ہو نبھا
میں ہوں دشت کی مٹی اور
تو اک دریا سا

*

تجھ کو پاتا ہوں
شام سے یادیں لے کر
چشمے جاتا ہوں

*

ایسا لگتا ہے
وقت مرے پہلو میں اب
آتے ڈرتا ہے

*

رنگ اتارا ہے
تیرے دھوپ اور چھاؤں نے
دشت سنوارا ہے

*

خوشبو سبزہ میں
جور کے پھول سجاتے ہیں
میرے صحرا میں

*

آخر جانا ہے
تجھ سے قبصہ گیروں کو
کس نے مانا ہے

*

خود سے بنتی ہے
اک پرندہ گھونسلے میں
تنہا رہتی ہے

*

چڑیوں کی چہکار
آنگن میں لے آتی ہے
جینے کے آثار

*

تشنہ کامی سے
ہم نے رہنا ہے آزاد
دُور غلامی سے

*

گرمی کا موسم
تیری یاد کی شدت سے
ہوتا ہے پرنم

*

ضبط نہیں کرنا
مشکل دور یہ گزرے گا
اور نہیں ڈرنا

*

دشمن کی آواز
میں چوکنّا رہتا ہوں
ٹیلے ہر اک باز

*

آنگن آنگن باس
رنگ اور خوشبو دیتے ہیں
چاہت کا احساس

*

مشکل رستے ہیں
لیکن تیری چاہت میں
حاصل رستے ہیں

*

کچھ انتظار کر لو
ہم تجھ میں آبسیں گے
یہ اعتبار کرلو

*

خود کو مہکاوں
تیری خوشبو سے آئے
مجھ میں رنگ جنوں

*

الجبرا سی ہو
کلیوں میں بٹ جانے سے
ماینث ہوتی ہو

*

کھلتے پھولوں میں
تیری یاد کی خوشبو ہے
میرے سپنوں میں

*

گرنے نہیں دیا
اپنی خواہش کو ہم نے
بکھرنے نہیں دیا

*

ہوتا ہے گمان
تیرے ساتھ زمیں پر ہے
اک اور آسمان

*

شام اترتے ہی
میں اک اور جہاں میں تھا
جام اترتے ہی

*

سادہ سے الفاظ
اپنے اندر رکھتے ہیں
جانے کتنے راز

*

جادو کی چھڑی
تیرے قرب کی لذت میں
مجھ پر آن پڑی

*

میری سہیلی ہے
لیکن اس کی صورت میں
ایک پہیلی ہے

*

جاننا مشکل ہے
ہونے اور نا ہونے کے بیچ
چاہت حاصل ہے

*

جینے کے معانی
تیرے قرب سے ملتی ہے
تھوڑی آسانی

*

تنہائی کا ڈر
ایک پرندے کے آنسو
دیکھے رستے پر

*

چپ لگ جاتی ہے
مجھ کو خود میں پاتی ہے
کھو سی جاتی ہے

*

دو پاٹوں کے بیچ
جلتے بجھتے رہتے ہیں
باقی سب ہے ہیچ

*

اشک بہاتی ہو
چند کنوارے کھیتوں پر
سبزہ لاتی ہو

*

مجبوری ہوتی ہے
کبھی کبھی تو خود سے بھی
دوری ہوتی ہے

*

رنگ ستم ہے
خواہشوں میں خواب میں
جینا پیہم ہے

*

کیسے ہو قبول
یہ دنیا ہے بے معنی
جینا ہے فضول

*

عزت کے بدلے
ہم اکثر چپ رہتے ہیں
چاہت کے بدلے

*

کیسے لکھتا ہوں
تو جب سامنے ہوتی ہے
خود کو چنتا ہوں

*

نقدی چھوڑ گئے
یادوں کے لا کر بھر کر
رستہ موڑ گئے

*

ثنائی ہوئی
تو ملی راستوں میں مجھے
یہ کمائی ہوئی

*

راز سربستہ
میرا ہونا ہے اب تو
تم سے وابستہ

*

درد حوالہ ہے
چاہت کی پھلواری میں
ذرد حوالہ ہے

*

بن کر خاص آئے
می رقصم می رقصم میں
تیرے پاس آئے

*

ایک تیرا اعتبار
گردش لیل و نہار
اور تیرا انتظار

*

ہونٹوں سے چھو لو
اپنی بانہوں میں لے کر
مجھ کو سمو لو

*

وعدہ وفا کیا
مجھ سے کبھی نہ بچھڑی
خود کو خفا کیا

*

دیکھنا وقت سحر
اس کے لب رخساروں پر
رمز راحت کا اثر

*

تو ہے ہرجائی
تونے مجھ کو خوابوں کی
ٹوپی پہنائی

*

گلہ نہیں کرنا
تنہائی سے زیادہ دیر
ملا نہیں کرنا

*

دھوکا دیتے ہیں
ایوانوں میں آنے تک
چندہ دیتے ہیں

*

یہ پہلو بدلو
میرے جیسی بن جاؤ
اپنی خو بدلو

*

خواب مقفل ہیں
تیری دید کو ترسی یہ
آنکھیں بوجھل ہیں

*

رنگا رنگی ہے
روز بدلتے منظر میں
تو کب سنگی ہے

*

خاک بسر آؤں
اک تنہائی گھیرتی ہے
جب بھی گھر آؤں

*

کچھ برساتوں میں
آف لائن ہو جاتا ہوں
تیری آنکھوں میں

*

گرد سمیٹیں گے
تیرے پہلو میں آ کر
درد سمیٹیں گے

*

روٹھے رہتے ہیں
اک تکمیل کی خواہش میں
ٹوٹے رہتے ہیں

*

آزردہ لوگو
اس خواہش کی دنیا پر
اتنا مت سوچو

*

نم ہو جاتے ہیں
جب بھی لتا کو سنتے ہیں
کم ہو جاتے ہیں

*

سب کچھ مل جائے
دھوکا دینا ہے خود کو
سب کچھ سل جائے

*

کہاں وصال و ہجر
اب سرمایہ ملتا ہے
سارے رستوں پر

*

عمروں بعد کھلا
اس کا میرا ساتھ رہا
ہمسایوں جیسا

*

رمز کہانی سے
کچھ کردار آتے جاتے
دار فانی سے

*

بکھرے رہتے ہیں
دل کے ویراں سرائے میں
کتنے رہتے ہیں

*

وقتی وعدے ہیں
جھوٹے خوابوں کی تعبیر
کتنے سادے ہیں

*

حیرت ہوتی ہے
تیری بانہوں میں آ کر
وحشت ہوتی ہے

*

میں آرام کے ساتھ
کرتا ہوں دن کا آغاز
تیرے نام کے ساتھ

*

بارش ہوتی ہے
میرے دل کی بستی میں
سازش ہوتی ہے

*

مہکے لمحوں کی
انگوروں کے رس جیسی
تیرے ہونٹوں کی

*

ریت میں جلتے پاؤں
کب منزل تک جاتے ہیں
کب ملتی ہے چھاؤں

*

راز دل دیکھا
میں نے اس کی آنکھوں میں
اک قاتل دیکھا

*

مٹتے لمحے ہیں
وقت کی وحشت ہے اور ہم
بہتے رستے ہیں

*

گونگے خوابوں پر
جلتے بجھتے رستوں میں
ابھرے کچھ منظر

*

بنتا ہے دمساز
پہلی نظر جب خیمے سے
ہوتا ہے آغاز

*

جلنا بہتر ہے
خود غرضوں کی سنگت سے
چلنا بہتر ہے

*

غائب ہوتا ہوں
روز کے دیکھے رستوں سے
تائب ہوتا ہوں

*

خود کھو جاتے ہیں
جانے کتنے شیر جواں
گاؤں بچاتے ہیں

*

روٹھے سارا گاؤں
چلتے کب تھک جاتے ہیں
چاہت تیرے پاؤں

*

سورج ڈوب گیا
عمر کی کنجی سے نکلا
اک دن خوب گیا

*

بوندیں پانی کی
کچی مٹی کی خوشبو
روپ سہانی کی

*

پتھر چومتے ہیں
ہونٹوں کا رس مل جائے
اکثر چومتے ہیں

*

پھول کی خوشبو میں
خودکو ڈھونڈنے آیا ہوں
تیرے پہلو میں

*

جھومنے آیا ہے
سورج تیرے ہونٹوں کو
چومنے آیا ہے

*

شہرت ملتی ہے
کبھی کبھی مر جانے پر
عزت ملتی ہے

*

میر و غالب سے
ہم اکثر مل آتے ہیں
فیض و جالب سے

*

بیدل اور رومی
اندر سے لے جاتے ہیں
ساری محرومی

*

ہوتے ہیں پیچھے
بھیڑیئے جب آ جاتے ہیں
ریوڑ کے نیچے

*

کونے کھدروں سے
مٹی لے کر نکلیں گے
ہم بے دردوں سے

*

غم کے ماروں کو
ساتھ لئے چلتے ہیں اپنے
ہم دلداروں کو

*

رہ گیا رستوں میں
برسوں بعد اسے دیکھا
اپنے بچوں میں

*

ہر سو نکھرے گا
سایہ ظلمت سے لوٹے گا
سورج ابھرے گا

*

ہونٹوں کی گرمی
سرد رتوں میں لاتی ہے
سانسوں کی گرمی

*

تجھ میں سمو جاؤں
سب کچھ چھوڑ کے آجاؤ
خود کو بھگو جاؤں

*

چاہت کے بدلے
میرے پاس آ جاؤ تم
راحت کے بدلے

*

نکھرا رہتا ہوں
تیری چاہت کے بدلے
بکھرا رہتا ہوں

*

تجھ کو پانا ہے
تیرے بن تو لگتا ہے
خاک ہو جانا ہے

*

پنجرہ خالی ہے
تیرے بعد مرا آنگن
رنگ زوالی ہے

*

کتنے بنجر ہیں
خوابوں سے خالی چہرے
مفلس کا گھر ہیں

*

غم کی کہانی ہے
گھر کے اک آنگن میں مراد
تری نشانی ہے

*

کہاں نکھرتی ہے
میرے پہلو میں آ کر
لڑتی رہتی ہے

*

صبر کے موسم میں
میں نے غم کا ساتھ دیا
جبر کے موسم میں

*

جینا کب آیا
دنیا تیرے صدموں کو
پینا کب آیا

*

رسمیں ہوتی ہیں
جھوٹے لوگوں کے اندر
قسمیں ہوتی ہیں

*

مجھے لبھاتی ہیں
میرے آنگن میں چڑیاں
جینے آتی ہیں

*

خوابوں میں سرگم
مجھ کو دے کر جانا تم
اپنے سارے غم

*

کب ارزانی ہے
اندر سے اٹھتے دھویں کی
تر دامانی ہے

*

جنگل جنگل دھوپ
تیرے قرب میں آتے ہی
بدل گیاسب روپ

*

چور اچکے ہیں
میرے تکیے کے نیچے
خواب کے رقعے ہیں

*

موسم کی شدت
دشت کی تیز ہواؤں میں
جینے کی حدت

*

فرصت ملتی ہے
تیرے زلف پریشاں سے
قدرت ملتی ہے

*

خوشبو ڈیرا تھا
سرخ انار کے باغوں میں
تیرا چہرا تھا

*

شام ہونے کو ہے
تتلی رنگیں پھولوں پر
اب سونے کو ہے

*

بادل برساؤ
دل کے اس خشکا بیکو
کچھ تو مہکاؤ

*

خواب حوالے ہیں
جن سے میرے آنگن نے
خوشبو پالے ہیں

*

مرے قبیلے میں
چاہت تیری رسم نہیں
کسی بھی حیلے میں

*

کچھ نہیں کہتی ہے
ندی کنارے شام ڈھلے
بیٹھی رہتی ہے

*

آسانی ڈھونڈتا ہوں
یہ جو میری ہجرت ہے
پانی دھونڈتا ہوں

*

جینا سکڑ گیا
تیز ہوا سے لڑنے میں
خیمہ اجڑ گیا

*

کچھ تو ہو امکان
اچھے دن آجائیں گے
بدلے گا بولان

*

رات آندھی چلی
جانے کس ڈور سے کٹ مری
ایک باندی چلی

*

تنہائی کے ساتھ
جھینگر رات میں رہتی ہے
ہرجائی کے ساتھ

*

قربانی دینے
اکثر آتے ہیں کوہ باش
حیرانی دینے

*

بات ہو جاتی ہے
نا خود سے مل پاتے ہیں
رات ہو جاتی ہے

*

خواب سے ڈرنا ہے
کیا ہم نے تسخیر کیا
اب کیا کرنا ہے

*

دانہ چنتے ہیں
میرے آنگن میں پرند
مجھ میں بستے ہیں

*

تیز ہواؤں میں
ایک گھونسلہ ٹوٹ گیا
غم کی راہوں میں

*

جلتے بجھتے رنگ
کوزہ گر کی بستی میں
جینے کی امنگ

*

اندر اٹھتی چیخ
دوزخ نامہ لاتی ہے
مجھ میں پلتی چیخ

*

ہو جائے تاخیر
تم یادوں کو پہنانا
خوابوں کی رنجیر

*

یہ تو مجھے بتا
پھولوں میں اور کانٹوں میں
قربت کی وجہ

*

بیزاری سی ہے
تیرے بن جینا جیسے
بے کاری سی ہے

*

پاتے ہیں جیون
خانہ بدوشی میں رہ کر
یہ رنگ و آہن

*

مرے دیدہ ورو
ڈوبنے لگ گئی کشتیاں
مرے دانشورو

*

گرد سی جم گئی
تا بکاری فضا چار سُو
زندگی تھم گئی

*

نفرتیں چار سو
مات دیں اِن کو پھیلائیں ہم
چاہتیں چار سو

*

پھول اور تتلی کا
رنگوں سے رشتہ ٹھہرا
لمس سہیلی کا

*

چاہت کا پہلو
میرے اندر جگا گیا
صندل کی خوشبو

*

تشنہ لب آیا
میرے آنسو پینے کو
رنگِ طرب آیا

*

نا دہندہ ہوں
تیرے ہجر کے گیت لئے
اب تک زندہ ہوں

*

میری بانہوں میں
تیرے قرب کی گرمی ہے
سرد ہواؤں میں

*

ہو جائے تاخیر
اس بے مہر زمانے کو
کر لیں گے تسخیر

*

تبدیلی سرکار
اک خاندان سے دوسرے تک
باقی سب بیکار

*

خوشبو جانے سے
پھیکے پڑ گئے سارے رنگ
خزاں کے آنے سے

*

بھیگی پلکوں میں
جب تیری تصویر بنی
نم سے رستوں میں

*

باغِ ہستی میں
کھلتے گُل مرجھاتے ہیں
میری بستی میں

*

چپ کے لہجے میں
دیکھے میں نے گلیشیر
بہتے رستے میں

*

خود میں مر جھائے
نو مولو دسے موسم میں
کلی سی کھل جائے

*

شب جائے بودم
کوئی اور ہی منزل تھی
من راہِ سوختم

*

آہو کو چھو لیا
رنگوں کے باغ میں تری
خوشبو کو چھو لیا

*

مہکاؤ خود کو
تنہائی کے پردے میں
بہلاؤ خود کو

*

موقع نہیں دیا
میں نے اپنے دشمن سے
بدلہ نہیں لیا

*

کس سے گلہ اب
کوئی تیسرا کرتا ہے
میرا فیصلہ اب

*

بات ذرا سی ہے
اللہ تجھ پر راضی ہے
کسی کی نیکی سے

*

آدھے رستے میں
میں نے خود کو ڈھونڈ لیا
تیرے بستے میں

✻

حیرانی نہیں
چاکر تیرے محل میں جو
اب حانی نہیں

✻

صاف کیا میں نے
دشمن کو گھر آنے پر
معاف کیا میں نے

✻

رنج وغم سارے
میں نے اپنی چاہت سے
تجھ سے اتارے

✻

خیمہ اٹھا دیا
تیز ہواؤں نے سارا
جھگڑا اٹھا دیا

✻

تری کمائی سے
ہم بھوکے مر جائیں گے
نوکر شاہی سے

✻

لاڈو سے کہا
خوشبو سے ہے قہر بپا
تری جُدائی کا

*

آؤ ستارہ سری
چاہت کی اِن چوڑیوں سے
بدلیں زندگی

*

ہالو ہے ہر گام
پنچھی لے کر آتے ہیں
جب تیرا پیغام

*

پھر نہ ٹھہرا میں
سمو تیری یاد آئی
دشت و صحرا میں

*

ہار مقدر تھی
سیمک تیری چاہت میں
انکار مقدر تھی

*

آزادی دیکھی
تیری یاد کے آنگن میں
آبادی دیکھی

*

تجھ سے کیا گلہ
تیرے فیصلے کرتا ہے
اندر اک دُوجا

*

نغمہ و سرُود
تیری قربت کا نشہ
مجھ میں لامحدود

*

میرے گل اندام
تو قندیل شب ٹھہرا
چاہت کا انعام

*

مجھ کو بہلائے
کونج اڑیں جب صبح دم
جینا راس آئے

*

ستارہ سری
تیری مست خرامی میں
جوبن رنگ بھری

*

ہاتھوں کی مہندی
چاروں اور مہکتی ہے
چندا کی پری

*

لہراتی زلفیں
اپنے پاس بلاتی ہیں
مہکاتی زلفیں

*

دھرنا دیتے ہیں
پھر ایسا ہو جاتا ہے
ڈرنا دیتے ہیں

*

کچھ تو بدلے گا
میرے دشت و صحرا میں
جیون مچلے گا

*

قبضہ ہوتا ہے
لیکن اک مدت کے بعد
جذبہ ہوتا ہے

*

کر لیں کچھ تدبیر
نفرت سے کب بدلی ہے
دنیا کی تقدیر

*

ہم نہیں چھوڑیں گے
دشت وجبل کہساروں سے
رُخ نہیں موڑیں گے

*

جوبن ہے تیرا
اس کی بھی اک مدت ہے
جو دھن ہے تیرا

*

چوڑی چھنکاؤ
چاہت کے اشاروں سے
ریوڑ لے آؤ

*

تیرا روپ سنگار
میرے دکھ کم کرتا ہے
خوابوں کا بیوپار

*

تیری نہیں مثال
تو حانی تُوسیمک ہے
فخر ماہ و سال

*

سب بیکاری ہے
تیرے بِن جینا مرنا
دنیاداری ہے

*

اڑنے سے پہلے
روشن کردو چند دیئے
بجھنے سے پہلے

*

خاک وباد آیا
اک سرخی بستی کے اوّر
تیرے بعد آیا

*

سپنے کھو جائیں
جینا بے مقصد ہو جب
بیٹے کھو جائیں

*

ٹوک نہیں سکتے
دشمن تیز ہواؤں کو
روک نہیں سکتے

*

خواب کا پہرا ہے
رنگوں کی اس بارش میں
تیرا چہرا ہے

*

ٹوٹے دل کے تار
میں پھر خود سے ملا نہیں
چھوڑا یہ بیوپار

*

مجھے سجا دیا
ہجر کی شام کے آتے ہی
دیئے بجھا دیا

*

بھولے اپنی اڑان
تونے رکھا مہر بلب
جھوٹے سب پیمان

*

مانا مشکل ہے
اور کسی کے گھونسلے میں
جان مشکل ہے

*

شب کی سیاہی
صبح کا سورج بدل گا
تیری رُوسیاہی

*

کرداروں کے سنگ
نئی بنت ہوجائے گی
دلداروں کے سنگ

*

نئی کہانی ہے
کرداروں کے بیچ یہاں
نافرمانی ہے

*

پھیلانے اک ریت
مست اک اونٹ پہ نکل پڑا
لے کر اپنی پریت

*

ماہِ منور ہے
کچھ سائے کہساروں کے
پہلو میں گھر ہے

*

پیاسی تھی چڑیا
اور اک بلی بھوکی تھی
چیخ اور سناٹا

*

سلگی لکڑی میں
یار کبیرا اتنا دکھ
میری بستی میں

*

یہ تیرا جہان
چار دنوں کے مہماں ہم
تھوڑی سی پہچان

*

جدا نہیں ہونا
حرف و لفظ کے رستوں پر
فنا نہیں ہونا

*

بےچینی سی ہے
کچھ ہونے کا امکاں ہے
رت نے کچھ پی ہے

*

بات معاشی ہے
ٹیکس کی ساری چاہت ہے
ساری تلاشی ہے

*

تنہائی کے بعد
دور ہوئے اک دوجے سے
مہنگائی کے بعد

*

کھیل کبیرا کھیل
پکیرنگ ہیں سب اس کے
سرسوں گھانی تیل

*

یار کبیر آئے
مانے نہ مانے کوئی
پھر بھی سمجھائے

*

صندل مہکائے
اس کی قربت کے بدلے
خوشبو بن جائے

*

کیا انساں کی ذات
میوہ جیسے ٹوٹ گرے
ڈالی نہ دے سات

*

تیری چاہ میں گم
ایک سے ہوجاتے ہیں سب
بن جاتے ہیں تم

*

نہ دربار نہ در
یہ تو عشق کا میداں ہے
کاٹو پہلے سر

*

ڈوبے بھاری یار
ناؤ پرانی چھید ہزار
ہلکے ہو گئے پار

*

انسانی رشتہ
غرض و غائیت رکھتا ہے
باہر کا رستہ

*

روشن تارے ہیں
چاندکی چاہت کے مارے
رنگ دلارے ہیں

*

کب یہ رکتے ہیں
تنہائی کے سبزے میں
جھاڑی اگتے ہیں

*

آنکھ مچولی ہے
رنگ برنگے موسم میں
خواب کی ڈولی ہے

*

کچھ سائے کچھ دھوپ
میرے اندر بُنتے ہیں
روز نیا اک روپ

*

تجھ سا ہوتا ہے
میرے اندر چپ کے سے
منظر بوتا ہے

*

خود کو بہلانا
کھل جائے گی اک دنیا
میرے پاس آنا

*

جیت اور ہار نہیں
ریت سفر ہے یہ دنیا
یہ دیوار نہیں

*

رنگ بدلتے ہیں
اندر کے موسم جیسے
ڈھنگ بدلتے ہیں

*

برگِ آوارہ
نئے لباس میں آتا ہے
مجھ میں دوبارہ

*

جینا مرنا کیا
پھول کنول سے دوری پر
اور الجھنا کیا

*

قرعہ نکلا ہے
تیری بستی میں میرا
اپنا نکلا ہے

*

ٹوٹے پر والے
مینا اور کبوتر ہیں
میرے ہمسائے

*

گندی نالی کے
کیڑے اب تک زندہ ہیں
دکھلانے جلوے

*

سچے جھوٹے ہیں
کیسی دلیل عدالت کی
نوک نوکیلے ہیں

*

خود کو بہلائیں
ہم نے کیسے مرنا ہے
چاہیں نا چاہیں

*

کارِ سیاست ہے
خواہش خواب کے قیدی ہم
یہی عبادت ہے

*

بابا کچھ دے دے
میری زمیں پر بھوک بہت
باقی سب لے لے

*

رنگِ بربادی
مجھے غلام بنا ڈالا ہے
دے کر آزادی

*

کہساروں کے پاس
سمو بیلی لاتی ہے
خوابوں کی اساس

*

گھبرو شیر جواں
چاہت میں کھو جاتے ہیں
کہساروں کے مان

*

رستے بھیگ گئے
ایک لہو کی لہر چلی
خیمے بھیگ گئے

*

اب کیسا مڑنا
آگ اور پانی دو طرفہ
بنتا ہے جڑنا

*

بہلانے آئی
اک نادیدہ قوت پھر
اکسانے آئی

*

آپس کے جھگڑے
دشمن کی طاقت بن کر
مجھ پر آن گرے

*

کیسی تیری شان
خشکابے میں جل تھل ہے
سیلابوں کا دان

*

رستے ڈوب گئے
میرے دل کی بستی میں
سپنے ڈوب گئے

*

رات نکل جائے
گیلی لکڑی جل جائے
سردی ٹل جائے

*

پار اتر جائیں
کوئی کشتی مل جائے
اپنے گھر جائیں

*

پانی برساؤ
لیکن میرے ریوڑ کو
یوں نہ ترساؤ

*

کیسی رحمت ہے
بھوکے پیاسے ٹیلے پر
ایک قیامت ہے

*

بھوکے پیاسے ہیں
کیمپ لگے ہیں شہروں میں
صرف دلاسے ہیں

*

غم کی بھٹی میں
اپنی لاشیں دفناؤں
گیلی مٹی میں

*

خود سے چھوٹ گیا
میرا گاؤں دریا سا
مجھ سے روٹھ گیا

*

ہمت والے لوگ
برساتوں طوفانوں میں
دے جاتے سنجوگ

*

امیدیں رکھنا
ٹل جائے گی یہ مشکل
جیون ہے لڑنا

*

درد پرانا ہے
بن کر اس کی دوا ہم کو
ساتھ نبھانا ہے

*

کشتی ڈوب گئی
سیلابی ریلے کے پاس
بستی ڈوب گئی

*

خیمہ اجڑ گیا
میرے جہیز کے ساماں میں
سپنا اجڑ گیا

*

پہلے کب دیکھی
میری نسل کے لوگوں نے
ایسی بربادی

*

کیسی ہو تعمیر
بھوکے پیاسے لوگوں کی
جب ایسی توقیر

*

چندہ ہے یا بھیک
آنسو پونچھنے آئے تو
کوئی ہو توفیق